١٣٢٠هـ

دفع زيغ زاغ

شيخ الإسلام إمام أهل السنة والجماعة العلامة المجدد

الإمام أحمد رضا خان الحنفي القادري البريلوي

١٢٧٢ - ١٣٤٠هـ

RIDAWI رضا PRESS

رسالہ نمبر	۱۷۸	فتاوی رضویہ کی جلد جس میں یہ رسالہ موجود ہے	۲۷

ضروري نوٹ

فتاوی رضویہ شریف کا دوسرا ایڈیشن علامہ مفتی عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے شاگرد رشید علامہ حافظ عبد الستار سعیدی حفظہ اللہ تعالی کی سرپرستی میں رضا فاؤنڈیشن لاہور نے 30 ضخیم جلدوں میں شائع کیا تھا جس میں اعلیحضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کے 206 رسائل بھی شامل کر دئے گئے تھے۔ اس مطبوعہ فتاوی کا مصورۃ یعنی ڈیجیٹل Digital نسخہ (PDF) بھی بعض حضرات کی کاوشوں سے انٹرنیٹ پر فراہم کر دیا گیا ہے۔ اسی PDF سے یہ رسالہ ماخوذ ہے اور رضوی پریس نے محض اخراج کا کام کیا ہے۔ اللہ تعالی ان تمام علماء کرام اور ان کے معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے جن کی انتھک کوششوں کا نتیجہ تھا کہ فتاوی رضویہ کا جدید ایڈیشن منظر عام پر آیا۔ دعاؤں کے حقدار وہ حضرات بھی ہیں جن کے مساعی جمیلہ کے سبب فتاوی مبارکہ کے (PDF) تک ہر خاص و عام کی رسائی ہوئی جزاھم اللہ احسن الجزاء

RIDAWI
رضا
PRESS

www.alahazratnetwork.org

رسالہ

دفعِ زیغِ زاغ

(کوّے کی کجی کو دُور کرنا)

ملقّب بلقب تاریخی

رامی زاغیان

۱۳ ھ ۲۰

(کوّا والوں پر تیر اندازی کرنے والا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی احلّ لنا الطیبات وحرّم علینا الخبیثات وجعل الفواسق

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہمارے لئے پاکیزہ اشیاء حلال اور گندی اشیاء حرام فرمائی ہیں اور خبیث اشیاء کی طرف خبیث ہی

www.alahazratnetwork.org

لا یمیل لاکلها الا کل فاسق فان الجنس للجنس شواق والشبه الی الشبه باشواق والصلوٰۃ والسلام علی من بین الحلال والحرام واحل قتل الفواسق فی الحل والحرام للحلال والحرام فلا یستطیبها من بعد ماجاءہ من العلم الا من زاغ والی الخبث والفسق مثلہا راغ۔ وعلیٰ اٰلہ وصحبہ وعلماء حزبہ وعلینا معہم وبہم ولہم اجمعین الیٰ یوم الدین اٰمین یا ارحم الراحمین۔

مائل ہوتا ہے، ہر کوئی اپنے ہم جنس اور اپنی مثل کا طلبگار رہتا ہے اور درود وسلام ہو اس پر جس نے حلال وحرام کو بیان فرمایا اور خبیث جانوروں کا قتل حل وحرم میں محرم وغیر محرم کے لئے حلال کیا اس کے بعد انھیں حلال نہ جانے گا مگر وہ جس نے کجروی اختیار کی اور اپنے جیسے خبیث و فاسق کی طرف راغب ہوا، اور آپ کے آل واصحاب وعلمائے اُمت پر اور ان کے صدقے ان کے ساتھ ہم سب پر تا قیامت، اے بہتر رحم فرمانے والے۔ آمین!

فقیر غلام محی الدین عرف محمد سلطان الدین حنفی قادری برکاتی سلہٹی عاملہ اللہ بلطفہ الخفی الوفی (اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ اپنی بھرپور مخفی مہربانی کے ساتھ معاملہ فرمائے۔ ت)

خدمتِ برادرانِ دین میں عرض رسا، اس زمانۂ فتن ومحن میں کہ علم ضائع اور جہل ذائع ہے بعض شوخ طبیعتیں پیرانہ سالی میں بھی نچلی نہیں بیٹھتیں، آئے دن ایک نہ ایک بات ایسی نکالتی رہتی ہیں جن سے مسلمانوں میں اختلاف بڑے فتنہ پھیلے اپنا کام بنے نام چلے۔ جناب گرامی القاب وسیع المناقب مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے پہلے مسئلہ "امکانِ کذب" نکالا کہ معاذ اللہ اللہ عزوجل کا سچا ہونا ضرور نہیں جھوٹا بھی ہوسکتا ہے، پھر ابلیس لعین کے علم کو رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ بتایا۔ اُن کے یہ دونوں مسئلے "براہین قاطعہ" کے صفحہ ۳ وصفحہ ۴ پر ہیں پھر بحکم آنکہ ع

قدم عشق پیشتر بہتر

(عشق کا قدم آگے بہتر ہے)

ایک مُہری فتوے میں تصریح کردی کہ اللہ تعالےٰ کو بالفعل جھوٹا ماننا فسق بھی نہیں اگلے امام بھی خدا کو ایسا مانتے ہیں جو خدا کو بالفعل جھوٹا کہے اُسے گمراہ فاسق کچھ نہ کہنا چاہئے ہاں ایک غلطی ہے جس میں وہ تنہا نہیں بلکہ بہت اماموں کا پیرو ہے۔ حضرت کا یہ ایمان ان کے مُہری فتوے میں ہے جو برسوں سے بمبئی وغیرہ میں مع رَدبار ہا چھپ گیا اور علمائے تصریح حکم کفر دیا اور جناب گرامی القاب سے جواب نہ ہوا یونہی دو مسئلۂ اولین کے رَد میں علماء کے متعدد رسائل سالہا سال سے چھپ چکے اور لاجواب

www.alahazratnetwork.org

رہے۔ ادھر سے کان ٹھنڈے ہوئے تھے کہ حضرت کی اختراعی طبیعت نے کوا پسند کیا اس کی حلت کا غوغا بلند کیا پھر بھی غنیمت ہے کہ کفر و ایمان سے اُتر کر حلال و حرام میں آئے مسلمانوں کے قلوب میں اس پر بھی عام شورش و نفرت پیدا ہوئی، اگر حق سبحانہٗ و تعالیٰ توفیق عطا فرماتا تو بصیر اسی سے اندازہ کرلیتا کہ کوّے کو اسلامی طبیعتیں کیسا سمجھتی ہیں، عام قلوب میں اس کی حلت سُن کر ایسی شورش پیدا ہوئی آخر یہ چیزے نیست، قمری یا کبوتر کو حلال بتانے پر بھی کبھی اختلاف پیدا ہوا، علماء و عامہ نے اُسے نیا مسئلہ سمجھ کر تعجب کی نگاہ سے دیکھا؟ ہندوستان پر انھیں چند سال میں قحط کے کتنے حملے ہوئے؟ یہ سیاہ پوش صاحب ہر گلی کوچے میں کثرت سے ملتے ہیں عام مسلمین جن کی طبائع میں من جانب اللہ اُس فاسق پرند کی خباثت و حرمت مذکور ہے، اُن کا خیال تو ادھر کیوں جاتا مگر اُس وقت تک جناب کو بھی اس مسئلہ کا الہام نہ ہوا، ورنہ اور نہیں تو آپ کے معتقدین قحط زدوں کو تو مفت کا حلال طیب گوشت ہاتھ آتا اور چار طرف کاؤں کاؤں کا شور بھی کچھ کمی پاتا۔ اب حالِ وسعت و فراخی میں آپ کو سُوجھی کہ کوّا حلال، نہ صرف حلال بلکہ حلال طیب ہے، متعدد بلاد میں اہلِ علم نے اس کے رَد لکھے، یہاں تک کہ بعض متعقدینِ جناب گنگوہی صاحب نے بھی اُن کے خلاف تحریریں کیں، اعلحضرت عظیم البرکۃ مجددِ دین و ملت حضرت عالمِ اہلسنت مدظلہ العالی کے حضور میرٹھ سہارنپور گلاوٹی کانپور وغیرہا دس بلاد نزدیک و دُور سے اس کے بارے میں سوالات آئے اکثر جگہ مختصر جوابات عطا ہوئے کہ یہ کوّا فاسق ہے خبیث ہے حرام بحکم قرآن و حدیث ہے، اور بایں لحاظ کہ متعدد بلاد میں اہلِ علم کا اس طرف متوجہ ہونا حلت کے رَد لکھنا صحیح خبروں سے معلوم تھا اور یہاں کثرت کار بزون از شمار۔ تصنیف کتبِ دین و رَدِ طوائف مبتدعین کی علاوہ بنگال سے مدراس اور برہما سے کشمیر تک کے فتاوٰی کا روزانہ کام ایک ایک وقت میں دو دو سو استفتاء کا اجتماع و ازدحام، لہٰذا بایں لحاظ کہ لوگ اس مجلۂ تازہ کا رَد کر رہے ہیں خود زیادہ توجہ فرمانے کی حاجت نہ جانی۔ اسی اثناء میں متعدد تحریرات مطبوعۂ طرفین نظر سے گزریں، ان کے ملاحظہ سے واضح ہوا کہ یہ مسئلہ بھی اعلحضرت دام ظلہم کے التفات خاص کی حد تک پہنچ گیا ہے۔ بعض تحریراتِ معتقدینِ جناب گنگوہی صاحب میں یہ بھی تھا کہ یہ مسئلہ اُن کے علماء سے طے کرلیا جاتا یہ امر پسندیدہ خاطر عاطر آیا اور ایک مفاوضہ عالیہ چالیس سوالاتِ شرعیہ پر مشتمل جناب گنگوہی صاحب کے نام امضا فرمایا، یہ سوالات حقیقۃً حرمتِ غراب کے دلائل بازغ اور اوہامِ طائفہ جدیدۂ غرابیہ کے رَدِ بالغ تھے جو ذی علم بدستیاری انصاف و فہم انھیں مطالعہ کرے اس پر حقیقتِ حال اور حلتِ زاغ کے جملہ اوہام کا زیغ و ضلال روشن ہو جائے، جناب مولوی گنگوہی صاحب بھی

www.alahazratnetwork.org

سمجھ لئے کہ واقعی سوالات لاجواب اور خیالات زاغیہ سب نعیق غراب بلکہ نقش بر آب ہیں مفاوضۂ عالیہ بصیغۂ رجسٹری رسید طلب مرسل ہوا تھا ضابطے کی رسید تو دیتے ہی براہِ عنایت اس کے ساتھ ایک کارڈ بھی بھیجا کہ آپ کا طویل مسئلہ پہنچا میں نے نہ سنا نہ سننے کا قصد ہے انا للہ وانا الیہ راجعون (بیشک ہم اللہ تعالٰی کے مال ہیں اور ہم کو اس کی طرف پھرنا ہے۔ ت) ہزار افسوس نام علم وحالت علماء پر بے سمجھے بوجھے ایک نیا مسئلہ نکالنا مسلمانوں میں اختلاف ڈالنا اور جب علماء مطالبۂ دلیل و افادۂ حق فرمائیں یوں چپ سادھ لینا ارشادِ قرآن واذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتٰب لتبیننہ للناس[1] (اور یاد کرو جب اللہ تعالٰی نے عہد لیا اُن سے جنھیں کتاب عطا ہوئی کہ تم ضرور اسے لوگوں سے بیان کردینا۔ ت) کو بھلا دینا ایسے ہی شیوخ الطائفہ کو زیبا ہے جنھیں خود ان کا معتقد فرقہ اپنا پیرِ مغاں لکھتا ہے۔ افسوس معتقدین کی بھی نہ چلی کہ ہمارے علمائے سے طے کرلو۔ طے کس سے کیجئے وہاں تو آواز ندارد۔ سوالات میں ایک سوال یہ بھی تھا کہ فلاں فلاں پرچے جو حلتِ زاغ میں چھپے آپ کی رائے ورضا سے ہیں یا نہیں اُن کے مضامین آپ کے نزدیک مقبول ہیں یا مردود ——— جناب گنگوہی صاحب نے خیال فرمایا کہ مقبول کہتا ہوں تو سب بار مجھی پر آتا ہے مردود بتاؤں تو اپنا ہی ساختہ پرداختہ باطل ہوا جاتا ہے لہذا صاف کانوں پر ہاتھ دھر گئے کہ میں نے اس وقت تک اس مسئلہ میں کوئی تحریر موافق نہ مخالف اصلاً نہ سُنی نہ سننے کا قصد ہے۔ مجھے تو آج تک یہ بھی معلوم نہ تھا کہ اس بارے میں کسی طرف سے کوئی تحریر چھپی ہے چلئے فراغت شد ؎

نہ ہم سمجھے نہ تم آئے کہیں سے
پسینہ پونچھئے اپنی جبیں سے

حضرت جناب گنگوہی صاحب اور اُن سے قربت رکھنے والے خوب جانتے ہوں گے کہ یہ کیسا صریح سچ ارشاد ہوا ہے مگر وہاں اس کی کیا پروا ہے جو اپنے معبود کو جھوٹا بالفعل کہنا سہل جانیں، بندوں پر جھوٹ بولنا آپ ہی واجب بالدوام مانیں۔ عالم اہل سنت دام ظلہ العالی نے فوراً اس کارڈ کا رد رجسٹر رسید طلب کے ساتھ روانہ فرمایا فراستہ المومن سے گمان تھا کہ گنگوہی صاحب پہلا مفاوضہ انجانی میں لے چکے ہیں اور قوت سوالات دیکھ کر تحقیقِ مسئلہ شرعیہ سے بچتے ہیں عجب نہیں کہ اس بار رجسٹری واپس فرمائیں لہذا واضح قلم سے لفافے پر یہ الفاظ تحریر

---

[1] القرآن الکریم ۳/ ۱۸۷

www.alahazratnetwork.org

فرمادیئے تھے، دینی مسئلہ ہے صرف تحقیقِ حق مقصود ہے کوئی مخاصمہ نہیں اگر رجسٹری واپس کردی تو حق پرستی کے خلاف ہوگا اور عجز پر دلیل صاف، مگر بندگانِ خدائے صادق کی فراست ایمانی بحمداللہ تعالٰی صادق ہی ہوتی ہے وہی گُل کھلا کہ جناب مولوی گنگوہی صاحب نے انکاری ہوکر مفاوضہ واپس کردیا۔ اہالیِ ڈاک نے لکھ دیا کہ حضرت کو انکار ہے لہٰذا واپس، انا للہ وانا الیہ راجعون (بے شک ہم اللہ کے مال ہیں اور اسی کی طرف ہم کو پھرنا ہے۔ ت)

فقیر محض بنظرِ تحقیقِ حق ورفعِ اختلافِ مسلمین وہ مفاوضات اور کارڈ بعینہٖ شائع کرتا اور اب چھاپ کر جناب مولوی گنگوہی صاحب سے سوالاتِ شرعیہ کا جواب مانگتا ہے، جناب گنگوہی صاحب نام مناظرہ سے خائف ہوتے تھے کہ سبحٰن السبوح میں حضرت عالم اہلسنت مدظلہ العالی کا حملہ شیرانہ دیکھ چکے تھے یہ فقیر محض بطور استفادہ مسئلہ شرعیہ آپ سے جواب سوالات پوچھتا ہے جب آپ کے نزدیک کوا حلال ہے اور لوگ اس حلالِ خدا کو حرام سمجھے ہوئے ہیں اور خاص آپ سے اس دینی مسئلہ کی تحقیق چاہتے ہیں تو جواب نہ دینا کیا معنٰی رکھتا ہے، پہلے بھی مفاوضہ عالیہ نے آپ کو سُنا دیا تھا اور اب فقیر بھی گزارش کئے دیتا ہے کہ خاص آپ کا جواب درکار ہے اُسی سے رفعِ نزاع ممکن ہے زید وعمرو سے غرض نہیں، این وآں پر التفات نہ ہوگا آپ سے مسائل شرعیہ کا سوال ہے آپ پر جواب واجب ہے آخر ماہ رمضان المبارک تک چالیس دن کی مہلت نذر ہے اگر عید ہوگئی اور جناب نے ہر سوال کا مفصل جواب اپنا مُہری نہ بھیجا تو واضح ہوگا کہ آپ کو حلال وحرام کی پروا نہیں آپ مسائل شرعیہ پوچھنے والوں کے جواب سے عاجز ہیں آپ بے سمجھے مسائل منہ سے نکالتے اور مسلمانوں میں اختلاف ڈالتے اور جواب کے وقت خموشی پالتے ہیں اور اگر آپ نے جواب تفصیلی بھیجے اور اُسی قدر یا استفادہ مکرر سے فقیر کو اطمینان ہوگیا تو میں وہ نہیں کہ جو چاہوں مان لوں اور عجز کے وقت سکوت کی امان لوں میں وعدہ دیتا ہوں کہ حلالِ خدا کو کبھی حرام نہ کہوں گا آپ کی طرف سے ایک تحقیق حاصل ہونے کا ممنون ہوں گا آئندہ اختیار بدست مختار، حسبنا اللہ ونعم الوکیل وصلی اللہ تعالٰی علٰی سیدنا ومولانا محمد وآلہ بالتبجیل۔

نقل مفاوضہ اول حضرت عالم اہلسنت مدظلہ بنام جناب مولوی گنگوہی صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم

بنظرِ خاص مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی۔ السلام علٰی من اتبع الھدٰی (سلام اس پر

www.alahazratnetwork.org

جس نے ہدایت کی پیروی کی۔ ت) حلتِ غراب کے دو پرچے خیر المطابع میرٹھ کے چھپے کہ کسی صاحب ابوالمنصور مظفر میرٹھی کے نام سے شائع ہوئے ایک کا عنوان تردید ضمیمہ اخبار عالم مطبوعہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء، دوسرے کی پیشانی تردید ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ مطبوعہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۲ء، بعض احباب نے بھیجے، اس کا یہ فقرہ واقعی لائق پسند ہے کہ شرعی مسئلہ کا صرف علماء میں طے ہونا، لہذا بغرض رفع شکوک عوام و تمیز حلال وحرام خاص آپ سے بعض امور مسئول اور ایک ہفتے میں جواب مامول۔ چار روز آمد و رفت ڈاک کے ہوئے اگر تین دن کامل میں بھی آپ نے جواب لکھا تو چاردہم شعبان روز چارشنبہ تک آجانا چاہیے کہ آج شنبہ ہفتم شعبان ہے۔ اور اگر اس مہلت میں نہ ہوسکے تو اس کا مضائقہ نہیں ع

نکو گوئی اگر دیر کوئی چہ غم

(بات اچھی کہے اگر دیر سے کہے تو کیا غم ہے۔ ت)

مگر اس تقدیر پر بوالپسی ڈاک وعدہ جواب وتعیین مدت سے اطلاع ضرور ہے ورنہ سکوت متصور ہوگا۔ جواب میں اختیار ہے کہ اپنے جن جن معاونین سے چاہیے استعانت کیجیے بلکہ بہتر ہوگا کہ سب کو جمع کرکے شورے مشورے سے جواب دیجیے کہ دس کی سوجھ بوجھ ایک سے کچھ اچھی ہی ہوگی، مگر بہرحال مجیب خود آپ ہی ہوں زید وعمرو کے نام سے جواب جواب کو جواب ہوگا نہ جواب کہ مقصود تو ان امور میں آپ کی رائے معلوم ہونا ہے زید وعمرو کی خوش نوائیاں تو اخباروں اشتہاروں میں ہو ہی چکیں تحریر پر مہر بھی ضرور ہو کہ جحود جاحد کا احتمال دور ہو، مسئلہ مسئلۂ دینیہ ہے اور مسئلۂ دینیہ میں بے غور کامل وفحص بالغ آنکھیں بند کرکے منہ کھول دینا سخت بددیانتی، تو ضرور ہے کہ آپ اس مسئلہ کے تمام اطراف و جوانب پر نظر ڈال چکے اور جمیع مالہ وما علیہ پر تال چکے ہوں گے تحقیق تنقیح تطبیق ترجیح سب ہی کچھ کرلی ہوگی تو ان سوالوں کے جواب میں آپ کو دقت یا معذوری چشم کا عذر نہ ہوگا خصوصاً اس حالت میں کہ عالمگیری جیسی بیس کتابیں آپ کے سینے شریف میں بند ہیں جیسا کہ مشتہر صاحب نے ادعا کیا، ہر سوال کا صاف صاف جواب ہو، اگر کسی امر میں خفا رہا یا جواب سوال سے پورا متعلق نہ ہوا یا کسی جواب پر کوئی سوال تازہ پیدا ہوا تو دوبارہ سوال کرلیا جائے گا کہ مقصود وضوحِ حق ہے نہ خالی ہار جیت کی زق زق۔ واللہ الھادی الی صراط الحق (اور اللہ تعالٰی ہی راہِ حق کی ہدایت دینے والا ہے۔ ت)

سوال اوّل: پہلے یہی معلوم ہو کہ دونوں پرچہ مذکورہ اور وہ کاغذات جن کے طبع کا پرچہ اخیرہ میں وعدہ دیا آپ کی رائے و اطلاع و رضا سے ہیں یا بالائی لوگوں نے بطورِ خود شائع کئے ان کے سب

www.alahazratnetwork.org

مضامین آپ کو قبول ہیں یا کل مردود یا بعض، علی الثالث مردود کی تعیین، بحال سکوت وہ پرچے آپ ہی کے قرار پائیں گے خبر شرط ست خبر شرط ست من انذر فقد اعذر (خبر شرط ہے خبر شرط ہے، جس نے ڈرایا اس نے عذر پیش کر دیا۔ ت) اور اگر صرف اتنا جواب دیا کہ اُن کا نفس حکم منظور تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اُن کے دلائل و ابحاث آپ کے نزدیک مردود و مطرود ہیں، ورنہ قبول میں تخصیص حکم نہ ہوتی۔ اور نسبت دلائل و ابحاث اجمالی بات کہ مثلاً بعض یا اکثر صحیح ہیں کافی نہ ہوگی، وہ لفظ یاد رہے کہ علی الثالث مردود کی تعیین۔

سوال دوم: شامی و طحطاوی و حلبی وغیرہا میں کہ عقعق و ابقع و غداف و اعصم و زاغ کی طرف غراب کی تقسیم ہے صحیح و حاصر ہے یا غلط و قاصر، علی الثانی اس میں کیا کیا اغلاط کتنا قصور ہے اور ان پر کیا دلیل۔

سوال سوم: غراب جب مطلق بولا جائے ان متعارف متنازع فیہ کوّوں کو شامل ہے یا نہیں، کیا غراب کا ترجمہ کوا نہیں۔

سوال چہارم: اقسام خمسہ میں ہر ایک کی جامع مانع تعریف کیا ہے خصوصاً ابقع و عقعق کی رسم صحیح کہ طرداً و عکساً ہر طرح سالم ہو مع بیان ماخذ۔

سوال پنجم: اگر تعریفات میں کچھ اختلاف واقع ہوئے ہیں تو ان میں کوئی ترجیح یا تطبیق ہے یا اختیار ہے کہ جو افا جو چاہئے سمجھ لیجئے علی الاول آپ نے کیا کیا اختلاف پائے اور ان میں کس ذریعے سے ترجیح یا تطبیق دے کر کیا قول منقح نکالا۔

سوال ششم: متنازع فیہ کوّا اقسام خمسہ سے کس قسم میں ہے، جو قسم معین کی جائے اس کی تعیین اور باقی سے امتیاز مبین کی دلیل کافی بملاحظہ جملہ جوانب مبیّن کی جائے۔

سوال ہفتم: یہ کوّے جس طرح اب دائر و سائر ہیں کہ ہر جگہ ہر شہر و قریہ میں بکثرت وافرہ ہمیشہ ملتے ہیں اور ان کا غیر شہروں میں نادر، کیا اس پر کوئی دلیل ہے کہ ان کی یہ شہرت و کثرت اور امصار میں ان کے غیر کی ندرت اب حادث ہوگئی فقہائے کرام اصحاب متون و شروح و فتاوٰی کے زمانے میں نہ تھی وہ حضرات ان کوّوں سے واقف تھے یا نادر الوجود ہونے کے باعث ان کا حکم بیان فرمانے کی طرف متوجہ نہ ہوئے جو ان کے زمانے میں کثیر الوجود تھے ان کے حکم بیان کئے آپ کو اختیار دیا جاتا ہے کہ جو شق چاہئے اختیار کر لیجئے مگر ان کے سوا کوئی راہ چلئے تو ان دونوں کے بطلان اور اس کی صحت پر اقامت برہان ضرور ہوگی۔

www.alahazratnetwork.org

سوال ہشتم: متون وشروح وفتاوٰی میں اختلاف ہو تو ترجیح کسے ہے، اصل مذہب صاحب مذہب رضی اللہ تعالٰی عنہ وہ ہے جو متون لکھیں یا وہ کہ بعض فتاوے یا شروح حاکی ہوں۔ علماء نے ہدایہ کو بھی متون میں شمار فرمایا ہے یا نہیں، یاد کرکے کہئے۔

سوال نہم: غداف جب اقسام غراب میں مذکور ہوا اس سے نسر یعنی گدھ مراد ہے یا کیا۔

سوال دہم: کیا کوئی کوّا شکاری بھی ہے کہ زندہ پرندوں کو پنجے سے شکار کرکے کھاتا ہے، اگر ہے تو اس کا کیا نام ہے اور وہ ان اقسام خمسہ سے کس قسم میں ہے یا ان سے خارج کوئی نئی چیز ہے، علی الاول وہ قسم مطلقاً شکاری ہے یا بعض افراد، علی الثانی شکاری وغیر شکاری ایک نوع کیوں ہوئے۔

سوال یازدہم: جیفہ وشکار جدا جدا چیزیں ہیں یا ہر شکار کرکے کھانے والا جیفہ خوار ہے۔

سوال دوازدہم: پہاڑی کوّا کہ اس کوّے سے بڑا اور یکرنگ سیاہ ہوتا اور گرمیوں میں آتا ہے کیا ان کوّوں کی طرح آپ کے نزدیک وہ بھی حلال ہے یا حرام، علی الاول کس کتاب میں حلال لکھا ہے علی الثانی اس کی حرمت کی وجہ کیا ہے۔

سوال سیزدہم: بعض کتب طبیہ میں جو عقعق کو مہو کا لکھا اور وہ ایک اور جانور کوّے کے مشابہ ہے، نجاست وغیرہ کھاتا ہے اور شہر میں کم آتا ہے، اور ہدایہ وتبیین وفتح اللہ المعین میں جس قدر باتیں عقعق کی نسبت تحریر فرمائی ہیں سب اس میں موجود ہیں آپ کے پاس اس کی تکذیب پر کیا دلیل ہے۔

سوال چہاردہم: حدیث:

خمس من الفواسق یقتلن فی الحل والحرم[1] — پانچ جانور خبیث ہیں انھیں حل وحرم میں قتل کیا جائے گا۔ (ت)

سے تحریم فواسق پر استدلال مذہب حنفی کے مطابق ومقبول ہے یا باطل ومخذول۔

سوال پانزدہم: قول صحابی اصول حنفی میں حجت شرعی ہے یا نہیں، خصوصاً جب کہ اُس کا

---

[1] صحیح مسلم کتاب الحج باب یندب للمحرم وغیرہ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۳۸۱
سنن ابن ماجہ کتاب المناسک باب مایقتل المحرم الخ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۲۳۰
کنز العمال حدیث ۱۱۹۴۴ موسسۃ الرسالہ بیروت ۵/۳۷

www.alahazratnetwork.org

خلاف دیگر صحابہ سے مسموع نہ ہو رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔

سوال شانزدہم: آپ حمار یعنی خر کو حلال جانتے ہیں یا حرام، اگر حرام ہے تو علتِ حرمت کیا ہے حالانکہ وہ صرف دانہ گھاس وغیرہ پاک ہی چیزیں کھاتا ہے یا لااقل خلط تو کرتا ہے۔

سوال ہفدہم: کیا جلالہ کہ کثرتِ اکل نجاسات سے بُو لے آئی ہو حرام و ممنوع ہے یا نہیں جبکہ کبھی گھاس بھی کھالیتی ہو، اگر نہیں تو کیوں، حالانکہ نجاست اس کے رگ و پے میں ایسی ساری ہوگئی کہ باہر سے بُو دینے لگی تنہا اکل نجاسات بھی اور اس سے زیادہ کیا وصف مؤثر فی التحریم پیدا کریگا اور اگر ہے تو کیوں، حالانکہ خلط تو پایا گیا۔

سوال ہیجدہم: ترک استفصال عند السوال دلیل عموم ہے یا نہیں، ذرا فتح القدیر دیکھی ہوتی۔

سوال نوزدہم: جس شے میں علتِ حلت و حرمت جمع ہوں حلال ہوگی یا حرام یا مشتبہ، علی الثالث اس پر اقدام کیسا اور وہ طیبات میں معدود ہوگی یا نہیں۔

سوال بستم: نہ جاننے والا ایک حکم شرعی عالم سے استفسار کرے شرعاً اُس مسئلہ میں تفصیل ہو کہ بعض صور جائز بعض ناجائز، تو ایک حکم مطلق بیان کر دینا اضلال ہے یا نہیں۔

سوال بست و یکم: حل اگر معلول قرار پائے تو علت حلت عدم جمیع علل حرمت ہے یا صرف کسی وصف وجودی کا ثبوت، کیا شرع میں اس کی کوئی نظیر ہے کہ امر وجودی کے محض تحقق کو مناط حل قرار دے دیا ہو جب تک اس کا وجود ارتفاع جمیع وجود خطر کو مستلزم نہ ہو۔

سوال بست و دوم: کوّے کہ بالاتفاق حرام ہیں، فقہائے کرام نے اُن کی تحریم کی تعلیل صرف اکل محض نجاست سے کی ہے یا اور بھی کوئی علت ارشاد ہوئی ہے۔

سوال بست و سوم: کیا اکل میں خلط نجس و طاہر ارتفاع جملہ وجود تحریم کو مستلزم ہے کہ جہاں خلط پایا جائے وہاں کوئی وجہ تحریم نہیں ہوسکتی کہ باوصف وجود ملزوم انتفائے لازم قطعاً معلوم۔

سوال بست و چہارم: غذا پر نظر کرنا اور یہ اصل کلی باندھنا کہ جو جانور صرف نجاست کھائے حرام اور جو نرا طاہر یا دونوں کھائے حلال ہے خاص اُس صورت میں جب دیگر وجوہ حرمت سے کچھ نہ ہو یا یونہی عموم و اطلاق پر ہے کہ صرف غذا دیکھیں گے باقی سبعیت یا فسق یا خبث وغیرہا کسی بات پر نظر نہ ہوگی، شق ثانی ماننے والا عاقل مصیب ہے یا جاہل دیوانگی نصیب۔

سوال بست و پنجم: قاعدۂ مذکورہ امام کے کسی کلام سے استنباط کیا گیا ہے یا خود امام نے اُس کلیے پر نص فرمایا ہے علی الثانی ثبوت علی الاول وہ کلام امام کیسی چیز سے متعلق تھا اور قاعدہ

www.alahazratnetwork.org

مستنبط اُسی کے نظائر سے متعلق ہوسکے گا یا اپنے ماخذ سے بھی عام ہوجائے گا علی الثانی صحت استنباط کیونکر۔

سوال بست وششم: وصف ابقع یعنی دو رنگا ہونا خود مؤثر فی التحریم ہے یا سلباً و ایجاباً مدار حرمت یا علامت ملزومہ یا لازمہ تحریم یا ان سب سے خارج ہے، جو کہئے سمجھ کر کہئے۔

سوال بست وہفتم: پانی کو مطہر کہنا ٹھیک ہے یا نہیں، کیا اُس پر یہ اعتراض ہوسکتا ہے کہ پانی تو مائے مضاف بھی ہے اس سے وضو کب جائز ہے، اگر نہیں ہوسکتا تو کیوں، حالانکہ مضاف بھی مائے مطلق نہ سہی مطلق ماء میں تو ضرور داخل ہے اور اُس کلام میں پانی مطلق ہی تھا یعنی لابشرط شئ نہ مقید باطلاق یعنی بشرط لا۔

سوال بست وہشتم: اگر شارح یا محشی کسی کلام کو ایسے محل سے متعلق کردے جو اصول مسلمہ شرعیہ کے خلاف ہو تو اس کی یہ توجیہ خطائے بشری ٹھہرے گی یا اس کے سبب اصلِ شرعی ہی رَدکر دی جائے گی۔

سوال بست ونہم: کیا حنفیہ کلام شارع میں مفہوم صفت معتبر رکھتے ہیں۔

سوال سیم: مذہبِ حنفی میں کوّے کی کوئی نوع فی نفسہٖ بھی حرام ہے جسے حرمت لازم ہو یا حقیقۃً سب انواع حلال ہیں حرام کی حرمت صرف بعارض و زوال پذیر ہے علی الثانی ہمارے ائمہ سے ثبوت علی الاول علتِ حرمت کا بیان۔

سوال سی ویکم: غیر حوائی میں نوعیتِ صوت حیوانات کا خاصہ شاملہ ہے یا نہیں حتی کہ منطقیوں نے جب ادراک ذاتیات کا رستہ نہ پایا اُسے فصول قریبہ سے کنایہ بنایا اور حیوان ناطق حیوان صاہل حیوان ناہق کو انسان و فرس و حمار کی حد ٹھہرایا، ان شہروں میں گھوڑا ہنہناتا کتا بھونکتا ہے کیا کہیں اس کا عکس بھی ہے کہ کتا ہنہناتا گھوڑا بھونکتا ہے۔

سوال سی و دوم: کیا وجہ تسمیہ میں تعدد محال ہے یا ایک وجہ دوسرے کے معارض سمجھی جائے، کیا اس میں اطرادِ شرط ہے ریش کو جرجیر اور پیٹ کو قارورہ کہیں گے۔

سوال سی وسوم: کوئی کوّا آپ نے دیکھا یا کسی معتمد سے دیکھنا سنا ہے کہ سوائے نجاست کے کبھی دانے وغیرہ کسی پاک چیز کو اصلاً نہ چھوئے۔ یہاں دو قسم کے کوّے دیکھے جاتے ہیں، یہ اور کگار، کیا کگار دانہ کھاتے نہیں دیکھا جاتا۔

سوال سی وچہارم: عق عق عق عق اور غاق غاق یا ہندی کہئے کُچ کُچ کُچ کُچ اور

www.alahazratnetwork.org

کاؤں کاؤں، کیا یہ دونوں حکایتیں متباین آوازوں کی نہیں، کیا کوئی سمجھ والا بچہ بھی کاؤں کاؤں کرنے والے کو کہے گا کہ عق عق عق کہہ رہا ہے۔

سوال سی و پنجم: کیا لونِ حیوانات اختلاف بلاد سے مختلف نہیں ہوتا اگرچہ بنظر حالت معہودہ اس سے شناخت حیوان کرائیں مثلاً توتے کی رسم میں سبز رنگ، حالانکہ سپید بھی ہوتا ہے، تو کیا صرف موضع لون میں اختلاف نوعِ حیوان کو بدل دے گا حالانکہ نوعیتِ لون بھی نہ بدلی، خصوصاً جہاں خود کلماتِ راسمین تعیینِ موضع میں ایک وجہ پر نہ آئے ہوں، بہت نے مطلق کہا بعض نے ایک طرح تخصیص محل کی بعض نے دوسری طرح، تو کیا صرف ان بعض مخصصین میں بعض کا قول دیکھ کر خصوص موضع میں ایک فرقِ قریب پر تبدلِ ذاتِ حیوان کا زعم جنون ہے یا نہیں۔

سوال سی و ششم: کراہت وممانعت کہ بوجہ اکل نجاست ہو لذاتہ ہوتی ہے یا اسی وصف کے سبب، یہاں تک کہ اگر وصف زائل ہو کراہت زائل ہو، ہمارے ائمہ نے دجاجۂ مخلاۃ وبقرۂ جلالہ میں بعد حبس اور امام ابو یوسف کی روایت میں عقیق کی نسبت کیا فرمایا ہے۔

سوال سی و ہفتم: جامع الرموز کتب ضیغۂ نامعتمدہ سے ہے یا نہیں، وہ اگر کسی بات میں ہدایہ و کافی وتبیین وایضاح ولباب وجوہرہ وغیرہا متون وشروح معتمدہ ومعتبرہ کے معارض مانی جائے تو ان کے مقابل کچھ بھی التفات کے قابل ٹھہر سکتی ہے بلکہ ان سب عمائد کی تصریحاتِ جلیلہ سے اگر کوئی معتبر کتاب بھی مخالفت کرے جس کا مصنف نہ مجتہد فی الفتوٰی مانا گیا نہ ان میں اکابر کا ہم پایہ، تو ترجیح کس طرف ہے، راجح کو چھوڑ کر مرجوح پر فتوٰی دینے کو علمائے جہل وخرقِ اجماع بتایا یا نہیں۔

سوال سی و ہشتم: جانوروں میں فسق کے کیا معنے ہیں، باز وشکرہ وگربہ وکلب معلّم بھی فاسق ہیں یا نہیں، علی الاول ثبوت علی الثانی ان میں اور زاغ میں کیا فرق ہے جس کے سبب شرع مطہر نے کوّے کو فاسق بتایا نہ ان کو۔

سوال سی و نہم: ظہر کا ترجمہ کمر کہاں کی زبان ہے، کیا اگر کوّے کی کمر پر سپیدی نہ ہو تو نہ وہ فاسق ہے نہ خبیث بلکہ مطلقاً حلال طیب ہے یہ کس کا مذہب ہے، کمر کی سپیدی کو حلت حرمت میں کیا اور کتنا اور کیوں دخل ہے۔

سوال چہلم: ایذا کہ حیوانات میں فسق ہے اس سے مطلقاً ایذا مراد ہے انسان کو ہو یا حیوان کو ابتداءً ہو یا مقاومۃً طبعاً عادۃً ہو یا نادراً وکیفما کان شکاری جانور ہونا بھی اس ایذا

www.alahazratnetwork.org

میں شرعاً داخل ہے یا نہیں، علی الاول ثبوت درکار کہ علمائے ایذائے مناط فی الفسق میں اسے مطلقاً داخل کیا یا باز وغیرہ شکاری پرندوں کو خود اسی بنا پر کہ وہ شکاری ہیں فاسق بتایا ہو، شرع کی کس دلیل کس امام معتمد کی تصریح سے ثابت ہے کہ طیور و بہائم میں مناطِ فسق و مناطِ سبعیت واحد ہے، کیا فسق و سبعیت میں یہاں کچھ فرق نہیں، نیز غیر طیور و بہائم میں مناط کس قسم کی ایذا ہے اور وہ یہاں صلوح مناطیت سے کیوں معزول ہوئی۔

تنبیہ: بہت سوالوں میں کئی کئی سوال، بہت میں متعدد شقوق ہیں نمبروار، ہر سوال کی پوری باتوں کا جواب درکار۔

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین وصلی اللہ علٰی سیدنا ومولانا محمد وآلہ اجمعین۔

اور ہماری دُعا کا اختتام اس پر ہے کہ تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے ہیں جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔ اور اللہ تعالٰی درود نازل فرمائے ہمارے آقا و مولٰی محمد مصطفٰے پر اور آپ کی تمام آل پر۔ (ت)

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ — ۷ شعبان معظم ۱۳۲۰ھ ہجریہ علٰی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتحیۃ

نقل کارڈ مولوی گنگوہی صاحب بجواب مفاوضۂ عالیہ

از بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ — بعد سلام مسنون آنکہ آپ کی تحریر طویل دربارۂ مسئلۂ زاغ بندہ کے پاس پہنچی بندہ نے اس وقت تک کوئی اس مسئلہ میں نہ کوئی موافق تحریر سنی ہے نہ مخالف

عہ املائے شریف میں کوی کا لفظ یونہی مکرر ہے اور ہونا ہی چاہئے تھا کہ محبوب تازہ یعنی کوّے کے ہمشکل ہے اس کی لذت نے اسے فند کر دیا حبك الشئ یعمی ویصم[1] کسی چیز کی محبت آدمی کو اندھا بہرا کر دیتی ہے ۱۲۔

---

[1] سنن ابی داود کتاب الادب باب فی الھوی آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۳۴۴
مسند احمد بن حنبل بقیہ حدیث ابی الدرداء المکتب الاسلامی بیروت ۵/۱۹۴
〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ۶/۴۵۰

www.alahazratnetwork.org

اور نہ آئندہ ارادہ سُننے کا ہے اور نہ مسئلہ حلۃ غراب موجودہ[1] دیار میں مجھے کسی قسم کا شُبہہ یا خلجان ہے جس کے رفع کے لئے مزید تحقیق کی ضرورت ہو ایامِ طالب علمی سے یہ مسئلہ بندہ کو معلوم ہے اُسی وقت بغرض اطمینان اپنے اساتذۂ کرام سے بھی پوچھ لیا تھا ورنہ کتبِ متداولہ درسیہ سے اسکی حلت خود ظاہر ہے اور متدبر کو ذرا غور سے واضح ہو جاتا ہے بحث مباحثہ مناظرہ مجادلہ کا نہ مجھے شوق ہوا نہ اس قدر فرصت ملی البتہ نفس مسئلہ حلۃ وحرمۃ مجھسے بارہا سیکڑوں ہزاروں مرتبہ مجھسے[2] کسی نے پوچھا اور میں نے بتلادیا اب نہ معلوم پچاس سال کے بعد یہ غل شور کیوں ہوا میں نے آپ کا مسئلہ بھی نہ سُنا ہے اور نہ سننے کا قصد ہے مگر چونکہ آپ[3] نے ٹکٹ نہیں بھیجا اس لئے اسکو واپس نہیں کیا صرف یہ کارڈ آپ کے رفعِ انتظار کے لئے بھیجا ہے ورنہ اس کی بھی حاجت نہ تھی مجھے[4] اس وقت سے پہلے یہ بھی خبر نہ ہوی تھی کہ اس مسئلہ میں کوی تحریر کسی طرف سے چھپی ہے البتہ مجھسے سیکڑوں آدمیوں نے پوچھا ہے میں نے اسی قدر جس قدر ہدایہ[5] وغیرہ میں درج ہے لکھدیا ہے ، والسلام ۔

---

[1] غراب کی تانیث عجب محاورہ ہے شاید یہی خیال باعثِ الفت ہوا ہو کالا سر تو کبھی دیکھا ہی تھا اگرچہ ؎

ترا برف بارید بر پر زاغ　　نشاید چو بلبل تماشائے باغ

(کوّے کے پروں پر اگر برف برس جائے تب بھی وہ بلبل کی طرح تماشائے باغ کے لائق نہیں ہوتا)

[2] یہ مجھسے مکرر ہے (کوی مجھسے کوی مجھسے) دو بار فرمایا ہے گویا وہ کمال محبت میں عرب کا محاورہ ادا کر کے ارشاد ہوا ہے کہ ؛

الغراب منی وانا من الغراب ۔ ۱۲　　کوّا مجھ سے اور میں کوّے سے ہوں ۔ (ت)

[3] سوالات جواب آنے کو بھیجے تھے نہ کہ واپس دینے کو ، اگر فقط ٹکٹ کی ناچاری جواب دینے کی سدِّ راہ ہے تو آپ جواب بیرنگ دیں بلکہ رجسٹری کرا کر جو دوانی اُٹھے اتنے کا ویلو بھیجیں دو آنے وہ اور تین اور نذرانے کے میں حاضر کروں گا ۱۲

[4] وہ دیکھئے جھلک دے گئی ۔ اس وقت سے پہلے کا لفظ صاف بتا رہا ہے کہ اب مفاوضہ عالیہ سننے سے خبر ہوئی حالانکہ آپ فرماتے ہیں میں نے سُنا ہی نہیں ۱۲

[5] ہدایہ میں صریح روشن بیان واضح تبیان سے آپ کا رد لکھا ہے مگر زیغ زاغ میں ہدایہ سوجھے بھی ۱۲

www.alahazratnetwork.org

مفاوضۂ دوم حضرت عالم اہلسنت مدظلہ در رد کارڈ گنگوہی صاحب مردّحلہ[1]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

بنظرِ خاص مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی، سلٰم علی المسلمین اجمعین (سلام ہو تمام مسلمانوں پر۔ ت)۔ آپ کا کارڈ مشعر رسید مسائل مرسلہ فقیر آیا۔ عجلت ارسال رسید باعثِ مسرت ہوئی مگر ساتھ ہی جواب دینے سے انکار پر حسرت۔ میری آپ کی مخالفت اصول عقائد میں ہے جس میں فقیر بحمد ربہ القدیر جل جلالہ یقیناً حق و ہدٰی پر ہے۔

الحمد للہ الذی ھدٰنا ھٰذا وما کنّا لنھتدی لولا ان ھدٰنا اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق[1] لا امکان فیہ للکذب ولا احتمال فیہ للریب فضلا عن ادعاء فعلیتہ الکفر المطلق۔

تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے ہیں جس نے ہمیں اس کی ہدایت عطا فرمائی اور ہم ہدایت نہ پاتے اگر اللہ تعالٰی نے ہمیں ہدایت نہ دی ہوتی، تحقیق ہمارے رب کے رسول ہمارے پاس حق کے ساتھ آئے، یہ حق ہے اس میں جھوٹ کا کوئی امکان نہیں اور نہ ہی شک کا کوئی احتمال ہے چہ جائیکہ اس میں جھوٹ کی فعلیت و وقوع کا دعوٰی کیا جائے جو کفر خالص ہے۔ (ت)

مگر یہ مسئلہ دائرہ محض فرعی فقہی ہے فقہ میں فقیر بھی بحمدہٖ تعالٰی حنفی ہے اور آپ بھی اپنے آپ کو حنفی کہتے ہیں، تو ان مسائل کو اُن جلائل پر قیاس کرکے پہلوتہی کرنے کی حاجت نہیں،

آپ کا جواب کہ نہ مسئلہ حلت غراب موجودہ دیار میں مجھے کسی قسم کا شبہہ یا خلجان ہے جس کے دفع کے لئے مزید تحقیق کی ضرورت ہو، سوئے اتفاق سے سخت بے محل واقع ہوا، فقیر نے کب کہا تھا کہ آپ کوّے کے مسئلے میں حالتِ شک میں ہیں بلکہ صاف لفظ تھے کہ بغرض رفع شکوک عوام و

---

[1] یعنی رد کیا گیا کوّے کو اُن کا حلال کہنا ۱۲۔

[1] القرآن الکریم ۷/ ۴۳

www.alahazratnetwork.org

وتمیز حلال وحرام خاص آپ سے بعض امور مسئول اور آپ کی نسبت یہ الفاظ تھے، ضرور ہے کہ آپ اس مسئلے کے تمام اطراف وجوانب پر نظر ڈال چکے اور جمیع مالہ ماعلیہ پر تال چکے ہوں گے تحقیق تنقیح تطبیق ترجیح سبھی کچھ کرلی ہوگی۔ جن سے صاف روشن تھا کہ آپ کو حلت میں شاک ومتردد نہ جانا، نہ آپ کے خلجان کے لئے یہ مراسلہ بھیجا۔ آپ کو شک نہیں عوام کو تو شکوک ہیں، مسلمانوں میں اختلاف پڑا ہے، آتش خصام شعلہ زا ہے، ایک طائفہ آپ کا مقلد آپ کے فتوے سے حلت کا معتقد ہے، تو کیا رفع نزاع بین المسلمین سے آپ کو غرض نہیں۔ نگاہِ انصاف صاف ہو تو یہ جواب بے محل ہی نہیں بالکل برعکس آیا، آپ اس مسئلے میں حالتِ شک میں ہوتے تو یہ جواب کچھ قرینِ قیاس ہوتا کہ میں اس میں کیا کہوں میں تو خود تردد وشک میں پڑا ہوں اور جب کہ آپ کو حکم شرعی تحقیق ہے شبہہ وخلجان اصلاً باقی نہیں تو جو آپ کے خیال میں خلاف حق پر ہیں حلالِ خدا کو حرام جانتے ہیں آپ پر لازم ہے کہ حق اُن پر واضح کیجئے، نہ کہ بعد سوال بھی جواب نہ دیجئے، دیکھئے تو خود آپ کے معتقدین اُسی مذکور اشتہار پرچہ دوم میں کیا کہتے ہیں، حق میں بطلان کے ملانے کی کوشش جن کی طرف سے ہوتی اُن کو جواب دینے اور عین وقت پر دودھ پانی علیحدہ کردینا فرض منصبی۔

آپ اس مراسلہ فقیر کو مسئلہ دائرہ میں سوالِ سائل سمجھے یا مناظرۂ مقابل یا لاولا یعنی کچھ نہ کھلا۔ برتقدیر اول اس جواب کا حُسن آپ خود جان سکتے ہیں جسے یہ سمجھے کہ دلیل شرعی سے مسئلہ شرعیہ کی تحقیق پوچھتا ہے اُس کا یہ کیا جواب ہوا کہ ہمیں تحقیق ہے۔ جی وُہ آپ کی اُس تحقیق ہی کو پوچھتا ہے کہ کیا ہے ان شبہات کا اس میں کیونکر انتفا ہے نہ یہ کہ آپ کو تحقیق ہے یا نہیں۔ ما وھل کے مقاصد میں فرق نہ کرنا عامی سے بھی بعید ہے نہ کہ مدعیان علم۔ برتقدیر ثالث جو کلام آپ نے نہ سُنا نہ سمجھا اس پر جزافاً یہ جواب کیسا بے سُنے سمجھے کیونکر معلوم ہو کہ اس نے کیا کہا اور آپ کو جواب میں کیا کہنا چاہئے۔ رہی تقدیر ثانی یعنی گمان مناظرہ اس پر بھی یہ نہایت عُجاب۔ کیا حلتِ غراب موجود پر کوئی نص قطعی آپ کے پاس تھی یا جانے دیجئے خاص اُن کوّوں کا نام لے کر ائمہ مذہب نے حکم حل دیا تھا جس کے سبب آپ کو ایسا تیقن کُلّی تھا کہ مناظرہ کا کلام بھی سُننے کا دماغ نہ ہوا، کبرے یقینی ہونا درکنار یہاں سرے سے اپنے صغری ہی پر آپ کسی کتاب معتمد کا نص نہیں دکھا سکتے مثلاً عقعق کو کتابوں میں اختلافی حلال ضرور لکھا مگر یہ کس کتاب میں ہے کہ کوّے جن میں گفتگو ہے عقعق ہیں، یہ تو آپ یا آپ کے اساتذہ نے اپنی اٹکلوں ہی سے ٹھہرالیا ہوگا پھر اٹکلوں پر ایسا تیقن کہ مطلق شبہہ نہیں اصلاً خلجان نہیں مزید تحقیق کی کوئی ضرورت نہیں مناظر کی بات سنیں گے بھی نہیں یعنی چہ۔ کیا کلمۃ الحق

www.alahazratnetwork.org

ضالۃ المؤمن[1] (حکمت کی بات مومن کی گمشدہ میراث ہے۔ ت) نہیں، کیا آپ یا آپ کے اساتذہ کی اٹکل میں غلطی ممکن نہیں، آپ کے معتقدین تو اسی اشتہار غراب پرچہ اولے میں آپ کی خطائیں نگاہِ عوام میں ہلکی ٹھہرانے کے لئے حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثنا تک بڑھ گئے کہ حضرت مولانا گنگوہی بشر ہیں اور بشریت سے اولیا کیا معنی انبیاء علیہم السلام بھی خالی نہیں حالانکہ ایسی جگہ اکابر کو ضرب المثل بنانا سوئے ادب ہے اور قائل مستحق تعزیر شدید شفا شریف میں ہے:

الوجہ الخامس ان لا یقصد نقصا و لا یذکر عیبا ولا سبا لکن ینزع بذکر بعض اوصافہ علیہ الصلوٰۃ والسلام او یستشہد ببعض احوالہ علیہ الصلوٰۃ والسلام الجائزۃ علیہ فی الدنیا علی طریق ضرب المثل والحجۃ لنفسہ اولغیرہ اوعلی التشبہ بہ او عند ھضیمۃ نالتہ اوغضاضۃ لحقتہ کقول القائل ان قیل فی السوء فقد قیل فی النبی اوکُذِّبتُ فقد کُذِّبَ الانبیاء، اوانا اسلم من السنۃ الناس و لم تسلم منہم انبیاء اللہ، وانما کثرنا بشاھدھا مع استثقالنا حکایتہا لتساھل کثیر من الناس فی ولوج ھذا الباب الضنک وقلۃ علمھم بعظیم ما فیہ من الوزر یحسبونہ ھینا

بے ادبی کی پانچویں صورت یہ ہے کہ قائل نہ توہین کا ارادہ کرے نہ ہی کوئی برائی یا دشنام زبان پر لائے مگر ذکر بعض اوصافِ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف جھکے یا بعض احوال کو کہ حضور پر دنیا میں روا تھے دستاویز بنائے ضرب المثل کے طور پر یا اپنے یا دوسرے کے لئے حجت لانے یا حضور سے تشبیہ دینے کو یا اپنے یا دوسرے پر سے کسی نقص یا قصور کا الزام اٹھاتے وقت جیسے قائل کا کہنا کہ مجھے برا کہا گیا تو نبی کو بھی تو لوگ برا کہتے تھے یا مجھے جھٹلایا تو لوگوں نے انبیاء کی بھی تو تکذیب کی ہے یا میں لوگوں کی زبان سے کیا بچوں کہ انبیا تک اُن سے سلامت نہ رہے (امام فرماتے ہیں ہم نے یہ الفاظ باآنکہ ان کی نقل ہم پر گراں تھی اس لئے بکثرت ذکر کئے کہ بہت لوگ اس تنگ دروازے میں گھس پڑنے کو سہل سمجھے ہوئے ہیں اور اس میں جو سخت وبال ہے اس سے کم واقف ہیں اسے آسان

---

[1] جامع الترمذی ابواب العلم باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ امین کمپنی دہلی ۲/ ۹۳
سنن ابن ماجۃ ابواب الزہد باب الحکمۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۳۱۷

www.alahazratnetwork.org

وھو عند اللہ عظیم، فان ھذہ کلھا وان لم تتضمن سبا ولا اضافت الی الملٰئکۃ والانبیاء نقصًا ولا قصد قائلھا غضا فما وقر النبوۃ ولا عظم الرسالۃ حتی شبّہ من شبّہ فی کرامۃ نالھا او معرۃ قصدا لانتفاء منھا او ضرب مثلًا بمن عظم اللہ خطرہ فحق ھذا ان درئ عنہ القتل الادب والسجن وقوۃ تعزیرہ بحسب شنعۃ مقالہ[1] اھ مختصرًا۔

جانتے ہیں اور وہ اللہ کے نزدیک سخت بات ہے) تو یہ اقوال اگرچہ نہ دشنام پر مشتمل ہیں نہ ان میں انبیاء وملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کی طرف کسی نقص کی نسبت ہے نہ قائل نے تنقیصِ شان کا ارادہ کیا پھر بھی اس نے نہ نبوت کا ادب کیا نہ رسالت کی تعظیم کہ جن کے شرف کو اللہ عزوجل نے عظمت دی اُن کے ساتھ ان و آں کو تشبیہ دی کسی فضیلت میں کہ اُسے ملی یا کسی نقص کا الزام اٹھانے کو یا اُن کے ذکرِ پاک کو ضرب المثل بنایا تو ایسے سے اگر قتل دفع بھی کریں تو وہ تعزیر و قید اور اپنے قول کی بُرائی کے لائق سخت سزا کا مستحق ہے اھ (ت)۔

خیر یہ باتیں تو وہ جانتے ہیں جنھیں حق سبحٰنہ وتعالٰی نے اپنے محبوبانِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا حسنِ ادب بخشا ہے۔ کلام اس میں ہے کہ انبیاء تک کا آپ کی خاطر یوں ذکر لایا جائے تو سخت عجب ہے کہ آپ کا خیال اس سے بڑھ کر اپنے آپ یا اپنے اساتذہ کو بالکل بشریت سے خالی بتائے، میرے پاس آپ کی مُہری تحریر ہے جس میں آپ نے بزعمِ خود یہ مان کر کہ کُتبِ فقہ میں اُلّو کو حلال لکھا ہے پھر اُن کے حکم کو محض غلط کہا اور فقہاء کو بے تحقیق کئے حکمِ شرعی لکھ دینے کی طرف نسبت کر دیا اسی کو یاد کر کے آپ نے مناظرہ کا کلام بگوشِ ہوش سُنا ہوتا کہ جیسے اگلے فقہائے کرام نے آپ کے زعم میں اُلّو کی حلت بے تحقیق لکھ دی شاید یوں ہی کوّے کے باب میں آپ کو اور آپ کے اساتذہ کو دھوکا لگا اور بے تحقیق حرام کو حلال سمجھ لیا ہو، یا آپ اور آپ کے اساتذہ بشریت سے بالکل خالی سہی یہ خطا بھی فقہا ہی کے ماتھے جائے شاید انھیں نے اُلّو کی طرح کوّے کو بھی حلال لکھ دیا ہو، مناظرہ کے کلام سے کشفِ خطا ہو، اس کی بدولت حق کی معرفت عطا ہو۔ غرض اصلاً نہ سُننا اور یہ جواب دے دینا کہ ہمیں تحقیق ہے کسی وجہ پر کوئی معنی نہیں رکھتا، مجھے معلوم نہیں کہ یہ لاتسمعوا لھذا (اس کو نہ سنو۔ ت) کا صیغہ آپ کی طبیعت کا تقاضا یا معتقدین کا

---

[1] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی القسم الرابع الباب الاول فصل الوجہ الخامس الشرکۃ الصحافیۃ ۲/۲۲۸ تا ۲۳۰

www.alahazratnetwork.org

مشورہ تھا آپ نے سُنا ہو جب ہرقل کے پاس فرمانِ اقدس پہنچا اور اس نے پڑھنا چاہا اور اس کا بھائی یا بھتیجا مانع آیا تو اس نے کیا جواب دیا ہے، یہ کہا انك لضعیف الرأی اتریدان ارمی الکتاب قبل ان اعلم ما فیہ تو ضرور ناقص العقل ہے کیا تو یہ چاہتا ہے کہ میں بے مضمون معلوم کئے خط ڈال دوں[1] ہرقل اگرچہ نبوت اقدس سے آگاہ تھا مگر اسے اظہار نہ کرتا تھا ایک عام تہذیب کی بات بتا کر اُس احمق کا رد کیا مدعی تہذیب و عقل اسلامی کو ایک نصرانی کی فہم و انسانیت سے کم نہ رہنا چاہیے ہاں یَنَاقِ ازرق احمر احمق کی رائے پسند ہو تو جدا بات ہے، رہا آپ کا فرمانا کہ بحث مباحثہ مناظرہ مجادلہ کا نہ مجھے شوق ہوا نہ اس قدر فرصت ملی، اور اسی بنا پر یہ جبروتی حکم کہ میں نے آپ کا مسئلہ بھی نہ سُنا ہے اور نہ سننے کا قصد ہے، براہین قاطعہ[2] تو خاص ردّ و مجادلہ کا رسالہ ہے اس کی تقریظ میں آپ لکھتے ہیں: احقر الناس رشید احمد گنگوہی نے اس کتاب کو اوّل سے آخر تک بغور دیکھا۔ مناظرہ و مباحثہ کا شوق نہ ہونا اگر تحریرات مناظرہ نہ دیکھنے کو مستلزم تو اتنے حجم کا طومار حرف بحرف بغور آپ نے کیونکر دیکھا اور مستلزم نہیں تو فقیر کا ایک ورق کا رسالہ سننے سے کیوں اجتناب ہوا۔ اگر کہئے کہ وہ رسالہ پسند تھا یہ ناپسند لہذا اسے بغور دیکھا اسے بیغوری سے بھی نہ سُنا تو صراحۃً واژگونہ ہے پسند و ناپسند دیکھنے سننے پر متفرع ہے بے دیکھے سُنے رجماً بالغیب استحسان و استہجان کس خواب کی تعبیر سمجھا جائے۔ علاوہ بریں مناظرہ میں خود آپ کے چند اوراق رسائل مثل ردّ الطغیان و رسالہ تراویح و ہدایۃ الشیعہ چھپے ہیں مگر یہ کہئے کہ بحمد اللہ تعالٰی فرق بیّن ہے جس پر یہ ذوق و بے شوقی مبتنی ہے یعنی نہ ہر جائے مرکب الی آخرہ۔ آپ کا فرمانا کہ میں نے آپ کا مسئلہ نہ سُنا۔ ع

خاطر سے یا لحاظ سے میں مان تو گیا

مگر کارڈ دیکھنے والے اس پر چرچے اور کہتے ہیں، یہ فرمانا کہ بندہ نے اس وقت تک کوئی اس مسئلہ میں نہ کوئی موافق تحریر سنی ہے نہ خلاف نہ آئندہ ارادہ سننے کا ہے مجھے اس وقت سے پہلے یہ بھی خبر نہ ہوئی تھی کہ اس مسئلہ میں کوئی تحریر کسیطرف سے چھپی ہے اُسی امر کی پیشبندی ہے جو مراسلہ کے سوال اول میں معروض ہوا تھا کہ وہ نوں پرچہ مذکورہ آپ کی رائے سے ہیں یا بالائی لوگوں نے بطور خود شائع کئے علی الثانی اُن کے سب مضامین آپ کو قبول ہیں یا کل مردود یا بعض بحال سکوت وہ پرچے آپ ہی کے قرار پائیں گے، ظاہر یہی ہے کہ آپ نے ضرور یہ شقوق سنیں اور اُن سے مفر اصلاً نظر نہ آئی سوا اس صورت کے کہ سرے سے کانوں پر ہاتھ دھر لئے کہ میرے کان تک انکی

[1] شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ المقصد الثانی الفصل السادس دار المعرفۃ بیروت ۳/ ۳۳۹

[2] البراہین القاطعۃ [illegible] رشید احمد مطبع [illegible] ص [illegible]

www.alahazratnetwork.org

خبر بھی نہ پہنچی مضمون سننا تو بڑی بات ہے میں کیسے کہہ دوں کہ مقبول ہیں یا مردود، اور واقعی قبول کرنے میں سارا بار اپنے سر آتا تھا اور نہ قبول کرنے میں معتقدین کا دل دکھتا بلکہ غالباً اپنا ہی ساختہ پرداختہ باطل ہوتا تھا ناچار سوا اس انکار کے علاج کیا تھا ورنہ کیونکر قرین قیاس ہو کہ آپ کا مسئلہ آپ کا معاملہ آپ کا فرقہ آپ کا سلسلہ شہروں شہروں وہ شور و غلغلہ اور آپ کانوں کان خبر نہیں، طرفہ یہ کہ آپ خود اسی کارڈ میں فرمارہے ہیں نفس مسئلہ مجھسے ہزاروں مرتبہ مجھ سے کسی نے پوچھا اور میں نے بتلادیا اب نمعلوم پچاس سال کے بعد یہ غل شور کیوں ہوا۔ غل شور کی خبر ہے مگر یہ نہیں معلوم کہ وہ غل کیا اور کس پیرایہ میں ہے۔ لطف یہ کہ معتقدین معرض بیان میں سکوت سے عرفاً اقرار دے چکے کہ ان کے مضامین آپ ہی کی تعلیم ہیں ضمیمہ شحنۂ ہند کے اس بیان پر کہ یہ لچر اعتراضات مجوزین اکل زاغ ہذا کے ہیں جو غالباً اُن کے کسی تعلیم دہندہ نے ہدایت فرمائی ہے جن کے ارشاد کے موافق بحکم ع

بمے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغاں گوید[1]

(شراب کے ساتھ مصلّٰی رنگین کرلے اگر پیر مغاں کہے۔ ت)

اس موذی خبیث زاغ کا کھانا اس فریق نے اختیار کیا ہے۔ آپ کو معلوم ہو کہ یہ پیر مغاں باتفاق فریقین آپ ہیں خود آپ کے معتقدین پرچۂ اولی میں فرماتے ہیں، شک نہیں کہ حضرت مولانا گنگوہی بشر ہیں لیکن یہ کون سعادت مندی ہے کہ بلا سوچے سمجھے ایسے پیر مغاں فقیہ مسلم پر اعتراض کر بیٹھے، واہ رے زمانۂ غافل و مدہوش منچوں میں یہ شور و خروش اور پیر مغاں در خواب خرگوش۔ خیر یہ تو آپ جانیں یا آپ کے مرید، کلام اس میں ہے کہ ضمیمہ شحنہ کا یہ کلام تردید والوں نے دیکھا اور آپ کا تبریہ نہ کیا اب ظاہر تو یہ ہے کہ جو ظاہر تھا وہ ظاہر ہو لیا ع

نہاں کے ماند آں رازے الخ

(وہ راز پوشیدہ کیسے رہ سکتا ہے۔ ت)

کتب متداولہ درسیہ سے کوا حلال ہونے کا ادعا اُسی وقت تک سزا ہے کہ جواب سوالات سے دامن کھینچا ہے، نمبروار ہر سوال کا صاف صاف جواب بے پیچ و تاب دیتے ہی تو بعونہ تعالٰی کھلا جاتا ہے کہ یا غراب البین یالیت بینی و بینك بعد المشرقین (اے فراق کے کوّے! کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق مغرب جتنا فاصلہ ہوتا۔ ت) آپ فرماتے ہیں، صرف یہ کارڈ آپ کے رفع انتظار کے لئے بھیجا ہے ورنہ اس کی بھی حاجت نہ تھی۔ میں کہتا ہوں حاجت تو کوا کھانے کی بھی نہ تھی اب کہ

[1] دیوان حافظ سب رنگ کتاب گھر دہلی ص ۲۹

www.alahazratnetwork.org

واقع ہولیا مسائل شرعیہ کا جواب دینے کی ضرور حاجت ہے تقریر بالا یاد کیجئے خیر یہ تو آپ کے عذر کا ضروری جواب تھا جس سے مقصود مسئلہ شرعیہ میں وضوحِ حق کا فتحباب تھا اگرچہ آپ بنظرِ مخالفت اسے اپنے کارڈ کا رد سمجھیں بلکہ گلوے کارڈ پر کارد جانیں مجھے اس سے بحث نہیں مجھے اپنی نیت معلوم ہے۔ میں آپ سے پھر گزارش کرتا ہوں کہ مسلمانوں میں فتنہ پھیلانے سے رفعِ اختلاف بھلا ہے آپ کا معتقد گروہ دوسرا قرآن سے کہے تو نہیں سنتا آپ کی بے دلیل کی سنتا ہے اور وہ خود بھی اشارے اشارے میں کہہ چکا کہ ہمارے مولوی سے طے ہو جانا اولٰی ہے اور اب تو آپ کو پچاس برس سے یہ مسئلہ چھان رکھنے کا ادعا ہے آپنے اساتذہ سے بھی تحقیق کر لینا لکھا ہے دوسرا آپ سے صرف وضوحِ حق کے لئے سوالات شرعیہ کر رہا ہے اور حق سبحٰنہ وتعالٰی نے قرآن عظیم میں حق صاف بیان فرمانے کا عہد لیا ہے، قال تعالٰی،

واذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتٰب لتبیننہ للناس[1]

اور یاد کرو جب اللہ تعالٰی نے عہد لیا ان سے جنھیں کتاب عطا ہوئی کہ تم ضرور اسے لوگوں سے بیان کر دینا۔ (ت)

پھر سوالات نہ سننے اور جوابات نہ دینے کی وجہ کیا ہے آپ مناظرہ کا خوف نہ کیجئے میں اطمینان دلاتا ہوں کہ یہ سوالات مخاصمانہ نہیں صرف ظہورِ حق کے لئے ہیں، آپ کا کارڈ پانچویں دن بعد ظہر آیا آج رجسٹری کا وقت نہیں یہ خط ان شاء اللہ تعالٰی کل رجسٹری شدہ حاضر ہوگا سہ شنبہ ۱۶ شعبان تک جواب جملہ سوالات تین روز آئندہ میں آنے کا مژدہ یا تعیینِ مدت کا وعدہ ملے ورنہ فقیر اتمامِ حجت کر چکا ہے سوالاتِ شرعیہ کا جواب نہ دینے اور مسلمانوں میں اختلاف ڈال کر الگ ہو بیٹھنے کا مطالبہ حشر میں ہوا تو جب ہوگا یہاں بھی عقلاً اس پہلوتہی کو جواب سے عجز پر محمول کرینگے آئندہ اختیار بدست مختار، جواب میں جملہ شرائط مراسلہ سابقہ ملحوظ رہیں اور سوال اول کا جواب دینے کو وہ دونوں پرچے اور جو تحریرات چھپی ہوں امرِ دین و رفعِ نزاعِ مسلمین کے لئے ایک گھڑی بھر کی کلفت اٹھا کر براہین قاطعہ کی طرح اول سے آخر تک بغور سن لیجئے اور جلد جواب دیجئے۔

واللہ یقول الحق و یھدی السبیل وحسبنا اللہ و نعم

اور اللہ تعالٰی حق ارشاد فرماتا ہے اور راستہ دکھاتا ہے اور ہمیں اللہ تعالٰی کافی ہے اور

---

[1] القرآن الکریم ۳ ۱۸۷

www.alahazratnetwork.org

الوکیل وصلی اللہ تعالٰی علی السید الجلیل واٰلہ وصحبہ اولی التبجیل اٰمین والحمد للہ رب العٰلمین۔

وہ کیا اچھا کارساز ہے، اللہ تعالٰی درود نازل فرمائے بزرگی والے سردار پر اور آپ کی آل اور آپ کے صحابہ پر جو لائقِ تعظیم ہیں۔ اے اللہ! ہماری دعا قبول فرما اور تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کیلئے جو کل جہانوں کا پروردگار ہے۔ (ت)

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ
یازدہم شعبان معظم ۱۳۲۰ھ